لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

دبدبۂ سکندری

مدیر فضل حسن صابری

نائب مدیر ... حسن

بفیض روحانی تاج الاصفیاء رئیس الفقراء حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]	[illegible] شہر و شہر ... جلال اسیری	[illegible] ... دبدبۂ سکندری

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

[illegible] ۶۵ سال سے ریاست رامپور [illegible]

[illegible]

۵ [illegible]

[illegible]

محمد فضل حسن خان صابری فاروقی [illegible]

۵ [illegible]

[illegible]

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

مدت اشتہار	چہارم کالم	نصف کالم	ایک کالم	پورا صفحہ	
ایک ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
یکسالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

سیرتِ غوثِ اعظم

کونسا گوشہ ہے جہاں حضور پُر نور حضرت پیران پیر دستگیر روشن ضمیر ملجاؤ ماوائے ہر غریب و کبیر قطب ربانی غوث صمدانی سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی شافعی حنبلی غوث پاک قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدتمند موجود نہوں آجتک آپکے مفصل و صحیح حالات اردو میں قلمبند نہیں ہوئے تھے چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنیکیلئے یہ سیرت بالکل نئے اور دلکش طرز پر لکھی گئی ہے آپکے خاندان. آپکی ولادت. سن طفلی تحصیل علم. سفر بغداد و تکالیف و مصائب کی برداشت. ضبط جوع. فاقہ کشی. اوائل ریحان. مجاہدات. ریاضات. اجتہادات شب بیداری نفس کشی. عراق کے بیابانوں کی سیاحت. اور خرقہ خلافت حاصل کرنا آپکے وعظ و تدریس و افتاء. دوران وعظ میں ۵ ہزار یہود و نصاریٰ کا حلقہ اسلام میں داخل ہونا اور ایک لاکھ فساق و فجار کا توبہ کرنا. اثر وعظ سے اکثر لوگوں کے جان بحق ہونے کے محیر العقول واقعات لکھکر آپکا محی الدین لقب ہونیکا سبب بتایا گیا ہے. ازاں بعد آپکے ازدواج اور آپکی اولاد کے عجیب و غریب حالات قلمبند کئے گئے ہیں. پھر کرامات اور خرق عادات پر ایک مقدمہ لکھکر عقلی و نقلی رنگ میں کرامت کا ثبوت دیکر منکرین کا رد کیا گیا ہے پھر آپکی اسی ۸۰ کے قریب کرامات لکھی گئی ہیں. بعد ازاں آپکی عبادات. غذا. لباس. حلیہ. سواری. خوراک. اخلاق حسنہ. آپکی تصانیف. تصانیف کے ضمن میں قصیدہ غوثیہ مکمل اردو و فارسی اشعار میں ترجمہ کے ساتھ اور چہل کاف کی مفصل تشریح و ترجمہ درج ہے. ۵۰ کے قریب اصطلاحات صوفیہ کی شرح لکھی گئی ہے. آپکی دعائیں طریقہ قادریہ. مقالات. تعلیمات. ارشادات. سلوک قادریہ. آپکی اولاد و مشاہیر خلفاء اور تین اکابر مشائخ ہمعصر کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں اسکے علاوہ اور بیشمار مباحث ہیں. کتابت و طباعت سب بہت ہی اعلیٰ. بہت ضخیم کتاب ہے. قیمت مجلد دو روپیہ ہے محصول ۹ر مجلد ۲ر. ملنے کا پتہ

حمیدیہ پریس دہلی

آپ اپنی خود حفاظت کیجئے

آپ اپنی خود حفاظت کس طرح کر سکتے ہیں؟ یہ راز صرف اپنے جسم کو تندرست و توانا رکھنے میں مضمر ہے. اور جسم کو تندرست و توانا رکھنے کیلئے **معجون حیات** جو بے ضرر اجزاء سے مرکب کی جاتی ہے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے. ہمارا منشا اشتہاری دنیا میں شور و غل پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ ہم ایک بزرگ عارف باللہ کا ایک معتبر و مستند معجون پیش کرتے ہیں کشتہ جات اور کسی مذہب کے منافی کوئی جزو نہیں ہے ہر مذہب و ملت کے لوگ شوق سے استعمال کر سکتے ہیں. اسکے خواص یہ ہیں مقوی باہ. مقوی دل و دماغ. مزید مادہ حیات رنگ کو سرخ کر دینے والا جسم میں توانائی و طاقت کی لہر دوڑا دینے والا...... کو سخت اور عمر کو بڑھانے والا. ترکیب استعمال ہمراہ معجون ارسال کی جائیگی. موسم سرما کا خاص تحفہ ہے. قیمت ... یوم کی خوراک مبلغ للعہ ر علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

صابر حسن خان قادری سب ایڈیٹر دبدبہ سکندری ریاست رامپور یوپی

سرمہ قادری

بزرگوں اور اللہ کے نیک بندوں کا عطیہ ہے تجارتی اور اشتہاری شے نہیں ہے. صرف لاگت کے دام لئے جاتے ہیں. یہ آنکھ کی جھلی. سوزش اور ناخنہ اور ڈھلکہ وغیرہ آنکھ کے امراض کیلئے مفید ہے اگر آپ اسکی قدر ہو تو منگا لیجئے. مفید ثابت ہو تو سارٹیفکیٹ عطا کیجئے قیمت ۴ آنہ تولہ محصول ڈاک بذمہ خریدار.

ملنے کا پتہ

صابر حسن خان قادری سب ایڈیٹر
اخبار دبدبہ سکندری ریاست رامپور

۸۹ ہو الحبیر حق حق حق

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ
۴ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء

خلق محمدی کے بہترین نمونے

(نمبر ۲)

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دندان مبارک اُحد کی لڑائی میں عتبہ ابن ابی وقاص کے پتھر سے شہید ہو گیا اور چہرہ نورانی عبد اللہ ابن شہاب زہری کے حملے سے زخمی ہوا اس وقت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ کاش حضور ان لوگوں کے حق میں بددعا فرماتے تاکہ یہ اپنے کیفر کردار کو پہنچتے۔ قربان اس رحمت عالم خلق مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ کیا جواب ارشاد فرمایا "میں لعنت اور بددعا کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں میں تو ان کو راہ راست کی طرف دعوت دینے آیا ہوں اور خدائے عزوجل نے مجھے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے"

پھر یہ دعا فرماتے ہیں کہ "الٰہی میری قوم کو بخش دے اور انکو سیدھا راستہ دکھا کیونکہ وہ مجھے جانتے نہیں ہیں"

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک یہودی جسکا نام زید بن سعنہ تھا قبول اسلام سے قبل حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اپنے قرضہ کا تقاضہ لیکر آیا اور شانۂ مبارک سے ردائے مبارک کھینچ لی اور بہت برا کہہ کر کہنے لگا کہ تم بنی عبد المطلب سب ہی نادہند اور وعدہ خلاف ہو۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکی بدزبانی پر متواتر مسکراتے رہے لیکن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سے ضبط کا اور اسے باہر وہ بکواس سے روکنا چاہا تو بنفس نفیس خلق مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر تمنے دونوں کو وہ طریقہ نہیں اختیار کیا جو ہونا چاہئے تھا اور جسکی ہمکو ضرورت تھی یعنی تم کو یہ لازم تھا کہ اسکے جھڑکنے کے بجائے مجھسے وعدہ وفا کرنے اور قرضہ ادا کرنے کے لئے کہتے اور اسکو تقاضے میں نرمی کی نصیحت کرتے۔

یہ فرما کر حضور انور نے حضرت عمر سے ارشاد فرمایا کہ اس کا قرضہ ادا کر دو اور جھڑکنے کے معاوضہ میں اسے ڈیڑھ من جو اور دیدو حالانکہ میعاد قرضہ میں ابھی تین دن باقی رہ گئے ہیں۔ بس حلم اور اس پاکیزہ اور بہترین اخلاق نے اس یہودی پر ایسا اثر ڈالا کہ وہ فوراً مسلمان ہو گیا۔ بعد قبول اسلام اس نے بیان کیا کہ مجھے حضور اقدس میں نبوت کی تمام نشانیاں معلوم ہو چکی تھیں مگر صرف دو باتیں مجھے آزمانی تھیں ایک تو یہ کہ حضور کا حلم حضور کے غضب سے زیادہ ہے دوسرے یہ کہ حضور پر جس قدر سختی کی جاتی ہے اسیقدر حضور کی نرمی اور مہربانی بڑھتی جاتی ہے اب میں نے ان دونوں صفتوں کو حضور میں خود آزما لیا اور مجھے حضور کی رسالت میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا۔

ایکمرتبہ کا واقعہ ہے کہ مسجد نبوی شریف میں ایک بدو آیا صحرائی اور وحشی لوگوں میں تمیز کہاں تھی اسنے بدتمیزی کی راہ سے مسجد قدس میں جھک کر پیشاب کر دیا۔ اسکی بےادبی اور بدتمیزی تمام حضرات صحابہ کبار کو نہایت ہی گراں گذری لوگ اسکو مارنے پیٹنے کے لئے لپکے مگر رحمت عالم خلق مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کو روک دیا اور فرمایا کہ اسے چلانے دو اور پیشاب پر پانی بہا دو کیونکہ تم آسانی اور نرمی کے لئے بھیجے گئے ہو سختی اور تشدد تمہارا کام نہیں۔

مکہ معظمہ کی فتح کے دن تمام مکے شریف والوں کو جنہوں نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بڑی بڑی زیادتیاں اور بے انتہا مظالم کئے تھے۔ لا تثریب علیکم الیوم فرما کر معاف فرما دیا۔

جب حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت سے قبل کعبہ معظمہ میں نماز پڑھتے تھے تو کفار نابکار حضور کو طرح طرح سے چھیڑتے تھے اور بری طرح سے پریشان کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ ایک خبیث نے حضور اقدس پر گوبر ڈال دیا حضور اسی حال میں کاشانۂ نبوت میں تشریف لائے۔ جناب سیدہ بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور کا سر دھلاتی جاتی تھیں اور روتی جاتی تھیں حضور نے فرمایا بیٹی رو مت اللہ عزوجل تیرے باپ کا محافظ ہے

ایک روز کا ذکر ہے کہ حضور کعبہ معظمہ میں نماز میں مشغول تھے اس روز مکہ معظمہ میں اونٹ ذبح ہوئے تھے ابو جہل نے

اور اسکے ساتھیوں نے لوٹ کی وہ چیزیں لا کر حضور پر ڈالدی
اسوقت اتفاق سے جناب سیدہ بتول زہرا رضی اللہ
تعالیٰ عنہا بھی پہنچ گئیں اور انھوں نے وہ غلاظت حضور
پر سے ہٹائی۔

ان تمام روایات کو بیان کرنے سے ہمارا مقصد اصلی
یہ ہے کہ حضور کے اخلاق فاضلہ پر غور کیا جائے۔ جو صفات مبارکہ
ہیں وہ سبق آموز ہیں حضور نے اپنے اخلاق فاضلہ کی تابناکی
سے دنیا کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر دی ہے۔ کون ہے
وہ نبی کون ہے وہ رسول جو ان اخلاق فاضلہ سے متصف
ہوا ہو۔ یہ ہمارے ہی نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی شان والا مکان ہے۔ پڑھو

خاتم الانبیا حق کا پیارا نبی
سارے نبیوں سے افضل ہمارا نبی

جلسہ عرس حضرت شاہ مدار صاحب

حسب دستور ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق یکم نومبر سنہ ۱۹۲۸ء یوم پنجشنبہ (جمعرات) وقت بعد نماز عشا تا نماز فجر جلسہ بتقریب عرس شریف حضرت شاہ بدیع الدین احمد قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ مکن پور شریف میں منعقد ہوگا جس میں صوفیائے کرام وعلمائے دین اسلام صوبہ متحدہ و نیز دیگر مقامات کے شرکت فرما کر اپنے مواعظ حسنہ و ذکر اولیائے کرام سے تمام رات حاضرین عرس شریف کو مستفیض فرمائنگے۔ مکن پور جانے کے لئے بمبئی بڑودہ و سنٹرل انڈیا ریلوے کے اسٹیشن اروَل ضلع کانپور اترنا چاہیے۔ جہاں سے مکن پور تک سواریاں بکثرت ملتی ہیں

مسقط یورپین نقطہ نگاہ میں

حال ہی میں سلطان مسقط و عمان ایک ماہ تک سرکاری حیثیت سے انگلستان کی سیر کر کے رخصت ہوچکے ہیں۔ لہذا مسقط و عمان کے بعض حالات معلوم کرنا ناظرین کرام کیلئے ضرور باعث دلچسپی ہوگا۔ یہ مضمون ڈیلی کرانیکل سے لیا گیا ہے۔ وہ ملک جو ممالک عرب میں قدیم ترین ہے۔ جہاں نقل و حمل کا کام ابتک قافلوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جہاں کے باشندے بڑے کٹر مسلمان ہیں۔ جہاں کی بیبیاں چہروں پر نقاب ڈالے بغیر نہیں نکلتیں۔ جہاں رومیوں کے زمانہ سے ابتک مخالف لشکروں کے گھوڑے نہیں دوڑے۔ وہ ملک دوسری دنیا سے الگ تھلگ ملک عمان ہے جہاں کے فرمانروا سلطان مسقط و عمان حال ہی میں لندن کی سیر کر کے گئے ہیں۔

زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۵ لاکھ نفوس کا یہ فرمانروا جنکی زندگی اسوقت بھی ویسی ہی گزرتی ہے جیسے کبھی ہزار سال قبل گزرا کرتی تھی۔ اپنا مدبر اعظم۔ اپنا وزیر مالیات اور اپنا مشیر کار ایک انگریز رکھتا ہے۔ جس انگریز مشیر کا نام برٹرام ٹامس ہے۔ یہ ایک سنجیدہ مزاج کشیدہ قامت اور روشن خیال جوان ہے۔ جو سلطان کے ساتھ سیاحت یورپ کے لئے آیا تھا۔

سلطان کا پایہ تخت شہر مسقط ہے جو خلیج عمان کے ساحل پر واقع ہے یہیں سلطان کا قصر شاہی ہے۔ اس شہر میں یوروپینوں کی بہت کم تعداد ہے۔ چھ سات امریکن مبلغین ہیں ایک برطانوی دفتر مستورات کا عہدیدار ہے ایک ہندوستانی سپاہ کا فوجی افسر ہے جو سلطان کی فوج کی کمان کرتا ہے اگرچہ یورپین ہمجلیس کی یہ تعداد کچھ زیادہ نہیں مگر اسپر بھی مسٹر ٹامس کو زندگی گراں نہیں گذرتی۔

مضمون نگار لکھتا ہے کہ اخبار نویس کی ملاقات مسٹر ٹامس سے ہوئی۔ فرمانے لگے کہ جب کبھی دو چار انگریزی جنگی جہاز جو خلیج فارس میں تعینات ہیں یہاں آجاتے ہیں تو ہمارا وقت آپس میں ہو جاتا ہے۔ ورنہ ٹینس برج۔ پولو وغیرہ کا مشغلہ بہت کم ہوتا ہے

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم جنوبی عرب کے وسطی علاقہ کا بھی سفر کرتے ہیں۔ یہ وہی علاقہ ہے جسے صحیفہ سلیمان میں [illegible] ہے اور جو قدیم زمانہ میں اپنی اعلیٰ درجہ کی تجارت کے لئے مشہور تھا اس علاقہ میں بہو بھی شکار اچھا مل جاتا ہے مگر اس سفر کے لئے موٹر بکار آمد نہیں ہو سکتی۔

جبکہ اس علاقہ کے لوگ کسی اجنبی کاروان کو دیکھتے ہیں تو فوراً آمادہ پرخاش ہو جاتے ہیں۔ اور گولیاں چلانے لگتے ہیں۔ اس مصیبت سے بچنے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنا کوئی آدمی بھیج دیجئے جو سر کا عمامہ ہاتھ میں اونچا اٹھا کر آگے بڑھے۔ یہ گویا صلح اور آشتی کا اشارہ ہے۔ جب یہ بات دیکھتے ہیں تو وہ قبائل بات چیت کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ ان حصص ملک میں پانی کی بہت قلت ہے۔ بلکہ پانی اسقدر کمیاب ہے کہ وہ

اصل باشندون کے لئے بھی کافی نہین ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ
اپنے وہان اجنبیون کا آنا پسند نہین کرتے۔

اس علاقہ مین سفر کرتے ہوئے مسٹر ٹامس نے بہت سی قدیم
یادگارین دیکھین جن مین ڈال پتھر کی تراشی ہوئی مخروطی یادگارین
موجود ہین جنکی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اُن قدیم ستارہ پرست
لوگون سے تعلق رکھتی ہین جو موجودہ اعراب سے پہلے وہان آباد تھے
ان پتھرون پر بعض جانورون کی تصویرین اور بعض کتبے بھی کندہ
ہین۔ انکا نمونہ مسٹر ٹامس نے برٹش میوزیم کو پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر
نیلسن سا کن کوپن ہیگن جو قدیم رسم الخط کے زبردست ماہر ہین
ان کتبات کا مطلب پڑھنے مین مصروف ہین۔ یہ علاقہ ابھی تک
غیر مذہب تھا اور خود مسٹر ٹامس خیال کرتے ہین کہ اُن کی اتفاق
ہی ابھی تک وہ بغیر کسی ناگوار واقعہ کے اوس ملک سے واپس چلے
آئے۔ دوران سفر مین مسٹر ٹامس کے پاس ایک مسلمان ڈاکٹر تھا جو
لوگون کا علاج کرتا تھا اور جس سے وہ باشندون کے مختلف عوارض کا علاج
کیا کرتے تھے مسٹر ٹامس کا خیال ہے کہ کسی نہ کسی صورت سے جادو گری
ضرور اس ملک مین باقی ہے اور اپنے قول کی تائید مین وہ
بیان کرتے ہین کہ ایک مرتبہ اُس علاقہ کی ایک عورت نے اُن کو
دریافت کیا کہ اوس کے بچہ کے بعض اعضا جو بگڑے ہوئے ہین
کیا یہ بات اُسکا سبب نہین ہے کہ جو ہم ماں باپ نے اُس بچہ کا گوشت
دوسرے کے کھانے کے لئے پسند نہین کیا۔
مسقط مین زندگی امن و سکون کے ساتھ گزرتی ہے سلطان
اور دوسرے لوگ طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ قبل بیدار ہوکر
صبح کی نماز ادا کرتے ہین۔ صبح کو سلطان کا دربار ہوتا ہے جہان
وہ اپنے قصر مین جھگڑے والون سے صلاح و مشورہ کرتے ہین سہ پہر
کو فوجی دستہ کی اصطلاح ملاحظہ کرتے ہین۔ اور شام کو گھوڑے پر سوار
ہوکر تھوڑی دور تک سیر کو نکل جاتے ہین۔ پھر جمعرات کو باقاعدہ دربار
ہوتا ہے۔
سال مین ایک مرتبہ دو سو اونٹ کا قافلہ لیکر دو ماہ کے لئے سلطان
اپنے ملک کا دورہ کرتے ہین۔ یہ قافلہ شان و شوکت کے ساتھ ایک
مقام سے دوسرے مقام تک پہنچتا رہتا ہے۔

راجہ صاحب نانپارہ کی معاودت

عالیجناب راجہ سعادت علی خان صاحب بہادر والی ریاست نانپارہ
ضلع بہرائچ جو تیسری مرتبہ یورپ کی سیاحت کے لئے تشریف لیگئے
تھے گزشتہ شنبہ کی شام کو بخیریت مراجعت فرمائے وطن ہوئے اور

اس وقت لکھنؤ مین قیام پذیر ہین۔ ہم صمیم قلب سے بادب مبارکباد
پیش کرتے ہین۔

آل انڈیا مسلم راجپوت کانفرنس کا اجلاس

اعلان شائع ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم راجپوت کانفرنس کا اجلاس بمقام
میرٹھ ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو بہ صدارت حافظ احمد خان صاحب
منعقد ہو گا۔ ملک گجرات اور دہلی بھی منعقد ہوگا جس کا بڑا حصہ مسلم
راجپوت بھائی تعداد کثیر اس جلاس مین شرکت فرما کر اپنے دیگر
راجپوت بھائیون سے ملاقات کرنے کی مسرت حاصل کرینگے۔
کانفرنس مین ایک روشن خیال اور لائق فرزندان کی رہنمائی میں
مسلم راجپوتون کے فلاح و بہبود کے متعلق اہم امور پر بحث ہوگی
امید ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلم راجپوت اس کانفرنس کو
کامیاب بنانے کی بہترین کوشش عمل مین لائینگے۔

سعودیان حجاز کی حالت

مصر کے ایک اخبار الحبشی میں ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ حجاز مین
ابن سعود کے خاندان کے دو سو آدمی ہین جنکا کام بجز اسکے اور کچھ
نہین کہ وہ شہر کی گلیون یا مورچون کی دوڑ پر بازار مین لگے ہین
یہ دیکھنے مین آیا ہے کہ شہر کی تنگ گلیون مین بہت ہوتی ہین بلکہ یہ ہے کہ انہین
سے جو شخص دستخط کرتا جاتا ہے یا تھوڑا سا قرآن شریف پڑھ سکتا ہے
وہ فاضل سمجھا جاتا ہے۔

نجد و عراق مین آویزش کا امکان

بغداد کی خبر ہے کہ اہل حجاز مقیم بغداد کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ
حکومت عراق نے بتوسط برطانوی قنصل متعینہ جدہ حکومت نجد
سے یہ شکایت کی ہے کہ چونکہ حکومت حجاز کا یہ ارادہ ہے کہ جن حجازیون
نے شہداء طائف کی عزاداری مین حصہ لیا تھا اور اب وہ حجاز کو
ترک کرکے عراق و شام مین داخل ہوگئے ہین ان کے املاک
و اموال ضبط کرے۔ لہذا حکومت عراق حکومت حجاز کو جتا دینا
چاہتی ہے کہ اگر یہ املاک و اموال ضبط کئے گئے تو وہ بھی انتقامی
کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی۔ اور حجازیان مقیم عراق کے املاک
و اسباب ضبط کرلے گی۔

باقیدار صاحبان کی خدمت مین التماس ہے کہ براہ کرم حسابات بقایا
کی طرف توجہ مبذول فرمائین اور ہمیں شکریہ کا موقع دیکر ممنون
کرم و اخلاق ہونگے۔ کیونکہ دبدبۂ سکندری آپکی توجہ کا محتاج ہے۔ (منیجر)

مراسلات

(ادیٹر کے لئے نامہ نگارون کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہین)

عوام کس طرح آسودہ ہوسکتی ہین؟

(ایک حقیقت فہم کی قلم سے)

آجکل جبکہ ہماری ترقی پسند برادران وطن زندگی کے ہر شعبہ مین اصلاح کرنے کی غرض سے مختلف تدابیر پر غور و فکر کر رہے ہین شعبۂ زراعت اور اس کے امکانات ترقی کو زیر بحث لانا خلاف محل نہ ہوگا۔ کون نہین جانتا کہ ہندوستانیون کے لئے یہ شعبہ ایک نہایت اہم شعبہ ہے کیونکہ اس ملک کی آبادی کے بیشتر حصہ کی معاش کا دار و مدار زراعت اور زراعت سے قریبی تعلق رکھنے والی صنعتون پر ہے۔ فی الحقیقت جب تک ہندوستان کا شعبۂ زراعت ترقی پذیر نہ ہوگا۔ تب تک عوام کو آسودگی اور فارغ البالی میسر نہین ہوسکتی۔ اس سلسلہ مین یہ دیکھنا ایک حد تک افسوسناک ہے کہ ہمارے رہنما جہان رہتے وقت کا بیشتر حصہ سیاسی مباحث پر صرف کرتے ہین۔ وہان وہ عوام کی آسودگی اور فارغ البالی کے مسئلہ پر ذرا بھی توجہ نہین دیتے۔ حالانکہ دیگر مسائل کے مقابلہ مین یہ مسئلہ بہت ضروری اور توجہ طلب ہے ہم نے اس مسئلہ پر بقدر امکان غور و فکر کی ہے۔ اور اسکے بعد ہم جس نتیجہ پر پہونچے ہین وہ یہ ہے کہ اس مسئلہ کا حل زیادہ تر زمینداروں اور کاشتکارون کے ہاتھ مین ہے۔ قبل اسکے کہ ہم اپنے نتائج فکر پیش کرین بعض دیگر اصحاب کے خیالات پیش کرتے ہین۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ ہندوستان مین کاشت کو وسیع کرنے سے زراعت پیشہ لوگ فارغ البال ہوسکتے ہین بظاہر یہ خیال درست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے ملک مین جس قدر اراضی قابل زراعت ہے وہ قریب قریب سب کی سب مزروعہ بن چکی ہے تو یہ سوال بالکل خارج از بحث ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری جماعت کا خیال ہے کہ نہرون کی توسیع سے زراعت کو ترقی ہوسکتی ہے۔ یہ خیال بھی جہانتک اس کے ظاہری پہلو کا تعلق ہے۔ غلط معلوم نہین ہوتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان مین نہرین بقدر امکان کھل چکی ہین اور ان کا مزید امکان باقی نہین ہے اس لئے اس سوال کو زیر بحث لانا بھی نفع بخش ثابت نہین ہوسکتا۔ دو جماعتون کے خیالات تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہین۔ اب ذرا تیسری جماعت کے خیالات سے بھی آگاہی حاصل کر لیجئے۔ اس جماعت کا خیال ہے کہ اگر گورنمنٹ شرح ٹیکس مین کمی کر دے تو اس سے مزارعین کو بچت ہو جانے کی صورت مین مالی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ یہ خیال بھی بظاہر معقول نظر آتا ہے لیکن حساب لگا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اگر نقد رقم کی کمی کر دینے کے باوجود مزارعون کو ہر آنہ سالانہ فی کس کی بچت سے مزارعون کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ بلکہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ سرکاری آمدنی مین کمی واقع ہو جانے کے باعث اُن محکمون کی جد و جہد گھٹ جائے گی جو عوام کے سود و بہبود سے تعلق رکھتے ہین اور اسطرح پر عوام کو نقصان شدید پہونچے گا۔

ان تمام حالات کو زیر بحث لانے کے بعد ہم اپنی رائے عرض کرنیکی جرأت کرتے ہین ہماری رائے مین زراعت پیشہ لوگون کی فلاح کا ایک اور صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ زراعت کے سلسلہ مین اصلاح یافتہ طریق کاشت سے کام لین تاکہ پیداوار کی عمدگی مین اضافہ ہونے کے باعث اُن کی آمدنی مین اضافہ ہو۔ بیان کیا گیا ہے کہ پنجاب کے صیغۂ زراعت نے نہری نوآبادیون کے علاقہ مین اصلاح یافتہ طریق کاشت سے کام لے کر گندم اور کپاس کی جو فصل تیار کی تھی اس کی آمدنی بقدر ۸ یا ۹ کروڑ روپیہ ہوئی اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اگر سارے ہندوستان مین اصلاح یافتہ طریق کاشت رائج ہو جائے تو زراعت پیشہ لوگون کی آمدنی کس قدر بڑھ سکتی ہے اصلاح یافتہ طریق کاشت بجز اس کے اور کچھ معلوم نہین کہ عمدہ تخم کا انتخاب کیا جائے۔ مویشی صحت مند ہون اور آلات کشاورزی جدید کام مین لائے جائین۔

اگر ہمارے رہنما اور دیگر تعلیم یافتہ محب وطن اصحاب کسانون کو بیدار کر کے انہین اصلاح یافتہ طریق کاشت کے فوائد سے آگاہ کرین۔ تو کوئی وجہ نہین کہ یہ طریق ملک مین جلد رائج نہ ہو جائے۔ کیا ہم اُمید کرین کہ ہمارے رہنما اور دیگر تعلیم یافتہ محب وطن اصحاب اس طرف توجہ کرینگے

اڈیٹر۔ ہم اپنے فاضل اور حقیقت فہم مضمون نگار سے متفق ہین اور ملک کی نجات کیلئے کسانون کی بیداری ایک ضروری جز و تصور کرتے ہین جسوقت کسان اپنے ضروریات کو سمجھ لیگا اوسوقت وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

اعلیحضرت حضور نظام دہلی میں تشریف لانیوالے ہیں

(از حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب)

معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء یا ۳۰ نومبر ۱۹۲۶ء کو اعلیحضرت حضور نظام تاجدار دکن اپنے پایۂ تخت حیدرآباد سے دہلی کی طرف روانہ ہونگے اور نئی دہلی میں جو اُن کا عالی شان محل بنا ہوا ہے اس میں قیام فرمائیں گے۔

اعلیحضرت حضور نظام کے دہلی میں پہنچنے کا ٹھیک وقت اعلان خاص کے ذریعہ دہلی اور ہندوستان میں شائع کرا دیا جائیگا لیکن اس اعلان کے ذریعہ یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اعلیحضرت نے ایک خاص تار کے ذریعہ اُن لوگوں کو جو دہلی و دیگر بلاد ہندوستان میں اعلیحضرت کے استقبال کی تیاریاں کر رہے تھے اور بہت سے لوگ ایڈریس وغیرہ دینا چاہتے تھے مطلع فرما دیا تھا کہ اونکا یہ سفر دہلی غیر رسمی ہے اور اون کو اپنے مختصر زمانہ قیام میں پبلک استقبال اور ایڈریس قبول کرنے کی فرصت نہ ملیگی البتہ وہ اُن ممتاز لوگوں سے ملاقات فرما سکینگے جو پہلے سے اسکا وقت مقرر کرلیں۔

یہ تار اخباروں میں شائع ہوا تو بہت سی اطلاعات مختلف مقامات سے میرے پاس آئیں کہ ہندوستان کے مسلمان اعلیحضرت کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے آمادہ ہیں اور وہ اونکے اوقات گرامی میں زیادہ ہجوم کے ذریعہ رخنہ اندازی نہیں چاہتے تاہم اونکو اجازت ہونی چاہئے کہ وہ راستوں میں کھڑے ہوکر اپنے مسلمان بادشاہ کے دیدار سے آنکھوں کو اور دلوں کو ٹھنڈا کرلیں۔

اسکے جواب میں اپنی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر دہلی اور باہر کے مسلمان اسٹیشن سے لیکر قصر سلطانی اعلیحضرت کے راستوں میں قرینے اور انتظام سے کھڑے ہوکر جلال خسروی سے بہرہ اندوز ہونا چاہیں تو اس میں یقیناً اعلیحضرت کو کچھ اعتراض نہ ہوگا مگر اون کو چاہئے کہ کسی قسم کا غل و شور نہ کریں نہایت صبر و سکون سے قطاریں بنا کر سڑکوں کے دونوں طرف کھڑے ہو جائیں۔ البتہ اگر اُن کو اُنکا دل بیحد مجبور کرے تو وہ شاہ عثمان زندہ باد کے نعرے لگا سکتے ہیں۔ حسن نظامی دہلی ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء

بھرتپور کی مسجدوں کو بنوا دو

مسٹر مکنزی کو تار بھیجو

(از جناب مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب)

سابق مہاراجہ بھرتپور نے اپنی ریاست کی تین قدیمی مسجدیں شہید کرادی تھیں اور تمام مسلمانان ہند کئی سال سے اس فعل کے خلاف ناراضی ظاہر کر رہے تھے مگر سابق مہاراجہ صاحب اپنی ضد کے سبب مسلمانوں کی بات نہ مانتے تھے۔ اب مہاراجہ صاحب کے اختیارات باقی نہیں ہیں اور ان کو بھرتپور ریاست سے سو میل دور رہنے کا حکم ملا ہے اور ایک شریف و نیک انگریز مسٹر مکنزی وہاں کے منتظم مقرر ہوئے ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ ہندوستان کے ہر علاقہ سے اسلامی انجمنیں اس مضمون کے تار مسٹر مکنزی کو بھیجیں۔

مہاراجہ بھرتپور کی توڑی ہوئی مسجدوں کو بنوا کر مسلمانوں کو ممنون کیجئے

پتہ اسی قدر کافی ہے

مسٹر مکنزی۔ ریاست بھرتپور

یہ تار اگر جلسے کرکے بھیجے جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

اگر مسلمانوں کو واقعی بھرتپور کی مسجدوں کے شہید ہونے کا صدمہ ہے اور وہ ان مسجدوں کی تعمیر چاہتے ہیں تو اس اعلان کو دیکھتے ہی تار بھیجدیں۔

(حسن نظامی دہلی)

ریاست چترال کی تیز روی میدان ترقی میں

(دبدبۂ سکندری کے ایک رپورٹر کی قلم سے)

ہم نہایت خوشی سے یہ خبر درج کرتے ہیں کہ ریاست چترال میں ذرائع رسل و رسائل کو فروغ دینے کے سلسلہ میں ایک مکمل ٹیلیفون کی تکمیل کی جا رہی ہے۔ ٹیلیفون ریاست العالیہ کے ہر قصبہ و شہر میں نصب ہو چکا ہے اور اسکے باشندوں کو عام طور سے اجازت دی گئی ہے کہ وہ بغیر کسی فیس کے ٹیلیفون کا استعمال کریں خواہ وہ اسی بستی کے کسی شخص سے بات کریں یا دوسرے شہر کے کسی شخص سے

مہاراجہ صاحب محمود آباد سرکار بیکانیر کے مہمان

(دبدبۂ سکندری کے ایک نامہ نگار صاحب کی اطلاع)

۲۰ اکتوبر کو بیکانیر میں سرکار بیکانیر دام اقبالہ کا جشن سالگرہ منایا گیا جس میں علاوہ دیگر معزز مہمانوں کے حضور مہاراجہ صاحب بیکانیر بالقابہم نے نہایت گرمجوشی سے آنریبل مہاراجہ سر محمد علی محمد خان صاحب بہادر بالقابہم والی محمود آباد (اودھ) کو بھی مدعو فرمایا تھا۔ ۱۹ اکتوبر کو لکھنؤ سے تشریف لے گئے اور شریک جشن سالگرہ ہوئے اور تین یوم تک سرکار بیکانیر کے مہمان رہے۔ لوازم مہمانداری نہایت اعلیٰ پیمانہ پر عمل میں آئے

دیسی ریاستیں

ریاست کپورتھلہ

حالات سفر یورپ ہزہائینس مہاراجہ صاحب بہادر دام ملکہم

شاہ الفنسو کے شاہی محل میں
سرکار نامدار کے اعزاز میں دعوت ضیافت

میڈرڈ سے ۱۷- اکتوبر کا ایک پیام مظہر ہے کہ سر جگجیت سنگھ مہاراجہ صاحب بہادر تاجدار کپورتھلہ بمعیت سر پرمجیت سنگھ راجہ صاحب بہادر ولیعہد ریاست و دیگر ہمرکاب سرداران صاحبان ریاست ۱۵- اکتوبر سے ہز مجسٹی شاہ و ملکہ ہسپانیہ کے مہمانوں کے طور پر میڈرڈ کے محل شاہی میں تین دن فروکش رہے۔ شاہ ہسپانیہ اپنے شاہی مہمانوں کے ساتھ نہایت ہی عزت و توقیر کے ساتھ پیش آئے شاہی دعوت کے موقعہ پر جو ہز ہائینس سر مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ کے اعزاز خاص میں ۱۷- اکتوبر کو منعقد ہوئی۔ یکصد اصحاب نے شرکت فرمائی۔ جن میں شاہ ہسپانیہ کے خاندان شاہی کے اراکین اور مجلس وزرائے ہسپانیہ کے نمایندے شامل تھے۔

۱۸- اکتوبر کو سر جگجیت سنگھ والا بمعیت شاہ الفنسو شکار کے لئے تشریف لے گئے۔

اعزاز و اکرام

۱۷- اکتوبر کو متذکرۂ صدر عظیم الشان دعوت ضیافت شاہی سے پہلے ہز مجسٹی شاہ الفنسو نے سر جگجیت سنگھ مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہم کو خطاب گرینڈ کراس ہائی سپینش آرڈر اور سر پرمجیت سنگھ راجہ صاحب بہادر ولیعہد ریاست کو خطاب گرینڈ کراس اسبیلا آرڈر سے مزین فرمایا نیز سرداران صاحبان ہمراہی کو نشانات طبقہ ہذا عطا ہوئے۔

ہم ان تمام اعزازات کی مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مزید ترقیاں حاصل ہوں۔

ترا عروج ترقی کرے زمانہ کی
ترا شباب بڑھے عمر جاودان کی طرح

ریاست دتیا

۲۰- اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء کو آنریبل سر ریجنلڈ گلانسی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے جدید شاندار ٹاؤن ہال کی رسم افتتاح بڑی شان سے ادا فرمائی۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر دتیا اور خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب سی۔ آئی۔ ای دیوان دتیا کے علاوہ صدہا معززین شہر شریک تھے۔ ادائیگی رسم افتتاح کے بعد ممبران ٹاؤن ہال کمیٹی اور ممبران میونسپلٹی نے اپنے اپنے ایڈریس پیش کئے۔ آنریبل سر ریجنلڈ گلانسی صاحب نے بھی انکا جواب نہایت عمدہ الفاظ میں دیا۔ دتیا کی تاریخی عمارتوں کی بیحد تعریف فرمائی۔ شہر و بازار و در تمام گذرگاہیں نہایت خوشنما و خوبصورت دروازے رنگین جھنڈیوں سے آراستہ تھے۔

شام کو ۵ بجے قلعہ محلی کے اندر عالیجناب خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب سی۔ آئی۔ ای دیوان دتیا کی جانب سے ایک شاندار جلسہ ایٹ ہوم منعقد ہوا جسمیں ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر آنریبل سر ریجنلڈ گلانسی صاحب کرنل ولسن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بندیلکھنڈ ایجنسی مسٹر حسن صاحب۔ راجہ بہادر صاحب دتیا۔ کنور صاحب جو ڈیشل صاحب دیوان ٹیکم گڈھ۔ خان بہادر مولوی محمد اشتفاق حسن خان صاحب ممبر کونسل بیجے پور۔ خان بہادر مولوی عبدالحمید خانصاحب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ دی۔ منشی محمد الطاف حسین خانصاحب تحصیلدار و افسران ریاست اور اکثر معززین شہر شریک تھے۔ چاء نوشی کے بعد دیوان صاحب دتیا نے سر ریجنلڈ گلانسی صاحب سے اکثر اصحاب کا تعارف کرایا۔ ضیافت کا انتظام نہایت اچھا تھا۔

رات کو ۸ بجے اسٹیٹ کی جانب سے ایک ڈنر دیا گیا جس میں آنریبل سر ریجنلڈ گلانسی صاحب۔ کرنل ولسن صاحب۔ ایجنسی سرجن صاحب۔ خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد خان صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ خان بہادر مولوی محمد اشتفاق حسن خانصاحب۔ سول و ملٹری افسران چھاونی اور افسران و سرداران ریاست شریک تھے۔

دیوان صاحب دتیا کو مستعفی ہونیکی اجازت نہیں دیگئی

پبلسٹی افسر صاحب ریاست دتیا نے ۲۴- اکتوبر کو اڈیٹر صاحب ہمدم لکھنؤ کو بذریعہ تار مطلع فرمایا ہے کہ مستند طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کے مشورہ سے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب ریاست دتیا نے خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد

صاحب سی۔ آئی۔ ای دیوان ریاست دتیا کو اس امر کی اجازت دینے سے قطعی انکار کر دیا کہ وہ ریاست بھاولپور کے عہدۂ وزارت عظمیٰ پر جانے کے لئے مستعفی ہو جائیں۔ قاضی صاحب ریاست دتیا میں سات برس سے ہیں۔ بہت ہر دلعزیز ہیں۔ اور ان کی خدمات قابل قدر ہیں

ریاست پدوکوٹہ کی وراثت کا تصفیہ

دہلی سے ۵ - اکتوبر کو تار آیا کہ کہا جاتا ہے کہ ریاست پدوکوٹہ کے متوفی راجہ کے وارث کا سوال ویسرائے نے طے کر دیا ہے اور چند روز میں نئے راجہ کے تقرر کے متعلق سرکاری بیان شائع ہو جائیگا

ریاست دھولپور کے نوٹ ساز گرفتار ہوگئے

الہ آباد سے ۵ - اکتوبر کو تار آیا کہ آگرہ کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ ریاست دھولپور کے نوٹ ساز جو ریاست سے بھاگ کر آگرہ چلے گئے تھے۔ ان کو ریاست سے آمدہ وارنٹوں کی بنا پر آگرہ پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

ریاست پٹیالہ میں مہاراجہ کا جنم دن

پٹیالہ سے ۱۰ - اکتوبر کو تار آیا کہ مہاراجہ پٹیالہ بعض نجی تعلقات کی وجہ سے آج کل لندن میں ہیں۔ تاہم ان کی غیبت میں ان کا جنم دن بڑی شان سے منایا گیا۔ تمام گورے۔ اور دیسی افسر شاندار لباس میں جمع ہوئے۔ لوگوں نے چراغاں کیا۔ ریاست کی انتظامی کونسل کے صدر خان بہادر سردار نواب لیاقت حیات خان صاحب ایم۔ بی۔ ای نے دعوت دی جو پرشکوہ تھی۔ آپ نے مہاراجہ کی یاد میں ایک نہایت برجستہ تقریر کی۔ ان کو سیاستہائے ہندوستان کے تاجداروں کے مشہور خاندان کا ہر دلعزیز ثابت کیا اور برطانیہ سے مہاراجہ کے تعلقات کو بہترین ظاہر کرتے ہوئے ریاست کو مغرب و مشرق کے اتحاد کا ایسا مرکز بنایا جس پر انگریز ناز کر سکتے ہیں۔ مہاراجہ بہادر کے گذشتہ ۱۸ سالہ عہد حکومت کی ترقی پر آپ نے بحث کی اور کہا کہ تعلیم میں ۳۰۰ فیصدی ہسپتالوں میں سوا سو فی صدی اور امن و امان میں پچاس فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ شاہی بنک مکمل کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ کی اصلاح ہو گئی ہے۔ وزارت میں غیر سرکاری عنصر شامل کر لیا گیا ہے۔ لازمی تعلیم کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور قابل جوان مردوں کو غیر ممالک میں بغرض حصول تعلیم سرکاری خرچ پر بھیجا جا رہا ہے۔ مدبر، غیر جانبداری اور اس کے متعلق مہاراجہ کا اصول بہترین ریاست ہائے ہند کے لئے قابل تقلید سمجھا جاتا ہے۔ ریاست میں اتحاد بین الملل سرکاری ملازمت کے لئے باعث تقلید ہے۔ مہاراجہ نے والیان ریاست کی جو خدمت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ نے انجمن اقوام کی بہت خدمت کی ہے۔ جنگ عالمگیر میں برطانیہ کی امداد کی۔ وہ کھیلوں کے شوقینوں کے لئے آیۂ رحمت ہیں۔ اور ان کا اخلاق ایسا ہے کہ ہم سب ان کی خدمت کرنے میں اپنی عزت سمجھتے ہیں اور اپنی جانیں نثار کرنے پر آمادہ ہیں۔ نواب صاحب نے اپنی ذات پر مہاراجہ کے احسانات کا ذکر بڑی ہی خوش اسلوبی سے کیا۔

ریاست امب کے مخالفین سے استدعا

یوں تو ہندوستان بھر کی اسلامی ریاستوں کے خلاف ہندوؤں یا ہندو نواز طبقہ کی طرف سے ہمیشہ ایک بیجا پروپیگنڈا جاری ہے لیکن ہمارے صوبہ سرحد کی ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست امب کے خلاف بعض مسلمان نامہ نگاروں ہی کی طرف سے جو خوغا آرائی بعض جرائد میں کی جاتی ہے۔ وہ نہایت افسوسناک ہے۔ کبھی نواب صاحب کے بعض عجیب و غریب کہانیاں بیان کی جاتی ہیں اور کبھی ولیعہد صاحب فرزند خان کو بدنام کر کے بد دشمن اور ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ریاست مذکورہ کے بعض پر خود غلط جاہ طلب اور خود غرض اہلکاروں کی نفس پرستی اور ناانصاف مزاجی کی وجہ سے اس ریاست میں بعض خامیاں موجود ہیں لیکن وہ ایسی نہیں ہیں جو اخبارات میں زہریلے پراپیگنڈے کے بغیر کسی دوسرے طریقے سے دور نہیں کی جا سکتیں۔ نہ تو ولیعہد صاحب اپنے والد بزرگوار کے بدخواہ ہیں اور نہ نواب صاحب بہادر اپنے فرزند ارجمند کے خلاف ہیں۔ یہ باتیں ان لوگوں کی مشہور کردہ ہیں جو ذاتی منفعت حاصل کرنے کے لئے ذرائع تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ میں ان اصحاب کی خدمت میں جو کسی ناشائستہ باتوں سے متاثر ہو کر ریاست موصوف کے خلاف اخبارات کو مضامین بھیجا کرتے ہیں۔ ادب کے ساتھ التجا کرتا ہوں کہ خدارا اس سرحدی اسلامی ریاست کے متعلق قلم کے گھوڑے کو سرپٹ دوڑانے سے احتراز کریں اور اخبار کو ریاست کے برخلاف خبریں دینے میں امداد نہ دیویں۔ میں حیران ہوں کہ سید عبد الجبار شاہ صاحب جیسے اہل و مدبر کی موجودگی میں ریاست کی طرف سے بعض زہریلی خبروں کی تردید کیوں نہیں کی جاتی جو آجکل اخبارات کی آواز نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ریاست امب کو اخبارات کی طرف سے بالکل رہنا مدبر کے خلاف ہے۔ میں ذرا خود حضرت ریاست امب کے خلاف مضمون نگاروں بلکہ والی ریاست مذکور ولیعہد صاحب اور سید

جبکہ اعجاز شاہ میاں صاحب کی خدمت میں بھی عاجزانہ استدعا
اور ہمدردانہ التماس کرتا ہوں کہ ریاست کو بدنامی اور بربادی
کی راہ سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کیجیے تاکہ اغیار کو ہنسنے خوشی
اور مداخلت کا موقع ہاتھ نہ آئے۔

دارالریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور

اعلیٰحضرت ہز ہائنس مہتر صاحب چترال کی تشریف آوری

اعلیٰحضرت بندگانحضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم کے اخلاق فاضلہ
میں یہ ایک ممیز و معروف خلق ہے کہ ہمیشہ دن کوئی نہ کوئی
جلیل القدر اور عظیم المرتبت مہمان یہاں تشریف لاتے رہتے ہیں
چنانچہ ہم نہایت مسرت سے لکھتے ہیں کہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء
یوم یکشنبہ کو دن کے بارہ بجکر ۴۰ منٹ پر اعلیٰحضرت جلالتماب
ہز ہائنس حاجی الحرمین الشریفین سر شجاع الملک صاحب
بہادر مہتر چترال خلد اللہ ملکہ مع جناب کپتان کاب
صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور خاص خاص سرداران حکومت کے
رامپور تشریف لائے۔ اعلیٰحضرت کا سیلون ٹرین سے جدا
کرکے نواب اسٹیشن پر لگایا گیا جہاں ہمارے حضور پرنور دام
اقبالہم و ملکہم نے چیدہ چیدہ افسران و سرداران ریاست کے
ساتھ اعلیٰحضرت کا خیر مقدم پرتپاک طریقہ سے کیا۔ گیارہ فیر
سلامی کے سکندر انفنٹری کے میدان سے سر ہوئے۔ اعلیٰحضرت کا
بعض خاص خاص لوگوں سے تعارف بھی کرایا گیا۔ اسکے بعد اعلیٰحضرت
نے گارڈ آف آنر کا ملاحظہ فرمایا جو صف بستہ مرتب تھا۔ سیشن بند
نے سلامی دی۔ اسکے بعد ہمارے حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم
معزز مہمان ذی شان اور ان کے ہمراہیوں کو خاص باغ بیلس
لے آئے۔ جہاں بیلس کی درمیانی کوٹھی کی بالائی منزل میں جو ہر قسم
کے ساز و سامان سے آراستہ و پیراستہ رہا کرتی ہے۔ اعلیٰحضرت
نے نزول اجلال فرمایا۔ اور اعلیٰحضرت کے بعض مخصوص و معزز ہمراہیان
مختلف کمرہ جات میں فروکش ہوئے۔ اور دوسرے تمام ہمراہیان کا
بیلس کے شمالی حصہ باغ میں کیمپ نصب کیا گیا تھا۔ اعلیٰحضرت نے
ہمارے حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی
کا خود بھی شاندار اور گرانقدر الفاظ میں اظہار فرمایا۔ اعلیٰحضرت
کے اوصاف حمیدہ جیسے تابناک ہیں سے اون سے بے گنتی درجہ
زائد اعلیٰحضرت صاحب القابا بزدلت شیدائے طریقت ہیں گے
اور یہ اللہ عزوجل کا فضل و رحمت ہے جو پیر بھی ہو۔ اعلیٰحضرت ۲۲۔ اکتوبر

کو اعلیٰحضرت نے ریاست کے نفیس و دلکش باغات کی سیر فرمائی جنکو
لاکھوں روپیہ صرف کرکے تیار کیا گیا ہے۔
۲۳۔ اکتوبر کو قلعہ معلیٰ تشریف لیجاکر وہاں کی شاندار عمارت
اور محلات کی سیر فرمائی اور ان کی تہذیب و ترتیب کی بیحد
تعریف فرمائی۔ اور کتب خانہ کے ملاحظہ سے اعلیٰحضرت نے نہایت
ہی شغف اور دلچسپی کا اظہار کیا ۲۴۔ اکتوبر کو گرد بیا گیا۔
ہر صحبت میں علمی چرچے اور تقریریں ہوتی رہیں اور نہایت مسرت
ہے کہ اعلیٰحضرت نہایت شاداں و فرحاں اسی تاریخ رات کو بارہ
بجے ڈیرہ اکسپریس سے ڈیرہ دون تشریف لے گئے جس میں
اعلیٰحضرت کی سیلون ضم کردی گئی تھی۔ مہمانداری کے کل کام
عالیجناب صاحبزادہ سید محمود علی خاں صاحب پرائیوٹ سکرٹری میں جنکی
اعلیٰ قابلیت اور موقع شناسی اور جانفشانی کا حکومت العالیہ کے تمام
ہر مہمان کو اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے
کہ آپ اپنے آقا کے دار کے معاملات میں اوسی بیچی ہمدردی کا اظہار
کرتے ہیں جسطرح اپنے ذاتی اہم معاملات میں کوئی حقیقت شناس انسان
منہمک ہوتا ہو ہمارے اعلیٰحضرت سرکار دولتمدار دام اقبالہم و ملکہم کی
اقبالمندی ہو کہ ایسے ہمدرد و وفادار سکرٹری صاحبان رامپور میں
رامپوری النسل موجود ہیں

اعلیٰحضرت بندگانعالی کا سفر لکھنؤ

۱۷۔ اکتوبر کو دن کے گیارہ بجے اعلیٰحضرت بندگانحضور پرنور دام
اقبالہم و ملکہم بذریعہ اسپشل ٹرین بغرض ملاقات ہز اکسلنسی سر میلکم ہیلی
صاحب بہادر بالقابہ گورنر صوبجات متحدہ نصف شب لکھنؤ پہونچے
اور اعلیٰحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ ۲۰۔ اکتوبر کو ہز اکسلنسی کے
یہاں لنچ میں شریک ہوئے اور اسی روز آٹھ بجے شب مع الخیر
رونق افزائے دارالریاست ہوئے۔

شہر کی خبریں

بارش کے کوئی آثار نہیں۔ گرمی کا تسلط ہے۔ سردی تدریجی ترقی کر رہی
ہے۔ موسمی بخار وغیرہ کی شکایات بیان کی جاتی ہیں۔ رعایا اپنی حکومت
کے سایہ میں امن و عافیت سے ہے۔ جناب میاں سبحان شاہ صاحب کے
عرس کی دھوم دھام ہو رہی ہے ساقی عزیز صوفی محمد سلطان زمانخاں صاحب
کی طرف سے کثرت سے دعوت نامے تقسیم ہوئے ہیں۔ یہ عرس پرسوں اکتوبر
سے شروع ہو چکا ہے اور ۔ نومبر کو ختم ہوگا۔ خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے
مفصل روئداد عرس ہم آئندہ شائع کرینگے۔ دسہرہ کا تیوہار دھوم دھام
کی تعطیلات میں ۲۲، ۲۳ و ۲۴۔ اکتوبر کو آزادی اور امن کیساتھ منایا گیا

عورت سے لطف حاصل کرنے کے لئے

"دوشیزہ"

کو مطالعہ میں رکھئے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں شب عروسی سے لیکر عورت کی آخر عمر تک تمام کیفیات اور عورت کے جذبات درج ہیں۔ یہ کتاب صدہا مغربی، مشرقی اور غیر مطبوعہ کتابوں کا عطر ہے

اس میں

ڈیڑھ سو کے قریب فوٹو بلاک اور سادہ تصاویر ہیں

تمام دنیا کی عورتوں کے نہایت لاجواب فوٹو ہیں اور عورتوں کے تمام جسمانی حصوں کی مفید اور کارآمد تصاویر ہیں۔ اردو میں آج تک ایسی مکمل کتاب کوئی شائع نہیں ہوئی۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپکو وہ تجارب حاصل ہو جائینگے جنکا سالہا سال میں حاصل ہونا ناممکن ہے۔ آپ عورت کی صورت دیکھ کر اسکی فطرت سے واقف ہو جائینگے۔ آپ اسکے تمام جذبات سے بھی آگاہ ہو جائینگے اور آپ اس قدر باکمال بن جائینگے کہ اسکی ہر ایک بات پر آپ پر پروانہ وار فدا ہوگی۔ اس میں مواصلت، لباس، حفظان صحت، تمدن و معاشرت، بچوں کی پرورش، عورتوں کے حسن کو برقرار رکھنا، غرضکہ وہ سب کچھ ہے جو آپ چاہتے ہیں۔ قیمت فی جلد مجلد میں روپیہ آٹھ آنہ ہے

کتابیں ملنے کا پتہ

منیجر طاقت بکڈپو، پوسٹ بکس نمبر ۳۴ دہلی

مستورات کی زندگی کا انحصار انکی خوبصورتی پر نہیں بلکہ صحت پر ہے

بہت سی عورتوں کو حیض اور زچگی سے نسبت رکھنے والے امراض سے پریشان ہیں ہونے بھی شرم اور بیدردکاری کی وجہ سے مستعمل دوا نہیں کی جاتی جس سے امراض زیادہ اور مشکل العلاج ہو کر سخت تکلیف اور نقصان کے موجب بنتے ہیں خانہ داری کا جلا بار اور گھر کی خوشحالی کا انحصار اور ہمارے مستقبل کا معیار انہیں پر ہے انکی صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ عورتوں کے جملہ امراض سے نجات دلانا ہو کے پوری صحت ہے [illegible] اور خوبصورتی عطا کرنے کیلئے ہماری تیار کردہ حب [illegible] گولیاں نہایت مفید ہیں حیض کی زیادتی، گرمی کی وجہ سے پیدا شدہ دیگر امراض کو [illegible] قیمت فی ڈبیہ [illegible] خوراک صرف [illegible]

آبرو بخش اور آنولہ [illegible] تیل

اس تیل کی دھیمی دھیمی اور بھینی بھینی خوشبو سے دماغ معطر ہو کر دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ جلنے دماغ درد سر کو فوراً دور کر دیتی ہے بال ملائم ہو کر سفید ہونے سے محفوظ رہتے ہیں [illegible] قیمت فی شیشی ۵ تولہ والی صرف ایک روپیہ [illegible]

قبض کشا گولیاں

رات کو سوتے وقت دو گولیاں کھانے سے صبح صاف پاخانہ آکر پیٹ صاف جسم ہلکا ہو جاتا ہے معدہ کو ذرا بھی ضرر نہیں پہنچتا۔ قیمت ۳۲ گولیاں ۸ر علاوہ محصولڈاک

المشتہر وید شاستری منی شنکر گووند جی جامنگر کاٹھیاواڑ

خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھئے

کیونکر

بذریعہ

معجون کایا پلٹ

یہ قلیل المقدار کثیر المنافع تمام مفرحوں سے پاک و صاف مرکب ہے۔ اثرات میں عجیب تیز ہے یہی وجہ ہے کہ تمام اطراف و اکناف عالم میں درجہ قبولیت کو پہنچا ہوا ہے۔ ہمارا ۲۵ سالہ تجربہ جسے فی الحال توڑ کر پیش کر چکا ہے اعضائے رئیسہ دل و دماغ جگر کو زبردست قوت بخشتا ہے خونی امراض جریان، کثرت احتلام، جوانی میں پیری کے آثار ولادت کا ہونا۔ وقت پر شرمندگی، بیہودہ خیالات میں پراگندگی۔ کبھی عورت کے خیالات کا ذہن میں چکر لگانا [illegible] میں رعشہ، تھوڑی سی محنت کے بعد تھکاوٹ، چہرہ بے رونق اور زرد ہو جانا وغیرہ وغیرہ شکایات کو رفع کر کے اس قدر زیادہ قوت پیدا کرتا ہے کہ حمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ناظرین اگر آپ حیات سے کم نہیں چاہتے تو اپنے جوہر جسم کو برباد کر چکے ہیں۔ ہم بصد فضل یہ وعدہ کرتے ہیں کہ یہ معجون کایا پلٹ چند ہی روز میں مرض سے ہوا دور کر کے مردانہ قوت پیدا کر کے کو [illegible] بنا دیگا۔ [illegible] خوراک صرف ایک تولہ روزانہ ایک شیشی کا قیمت ہے کہ یہ دواخانہ بفضل تعالیٰ [illegible] سال ۱۹۳۰ء سے اپنی تعمیر کردہ نئی کوٹھی میں [illegible] کی تفصیل کیلئے فہرست دواخانہ [illegible] مفت [illegible]

حوالہ ضرور دیجئے

پتہ

امرت کالے رنگ والی گولیاں صد آفرین کی مستحق

کیونکہ انہوں نے لاکھوں ناامیدوں کو امید دلائی۔ لاکھوں نو خود کشی پر آمادہ ہو چکے تھے اونکو دھارس دی بہت سے گھروں کو اجڑنے سے بچایا اور تاریک گھروں کو آباد و روشن کیا اب لاکھوں مخلوق انکے دست شفقت سے فیض اٹھا رہے ہیں۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ کون ہے

یقتوریات سرتاج عالم آہنگ نگرہ گولیاں ہیں جو کچھ مدت سے کالی ہیں لیکن نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہیں۔

نسبت ۔ ہر قسم کی ۔ خون ۔ اور منی کی خرابی کمزوری اعصاب نامردی ۔ پیٹ کی ہر قسم کی شکایت و غیرہ وغیرہ امراض کو دور کر کے اصلی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخش کر لاکھوں مریضوں کو خود کشی سے بچا چکی ہے اور بے اولاد کو اولاد دیکر انکے گھر کو روشن کیا ہے آپ بھی ضرور ایک دفعہ تجربہ کریں قیمت ۔ خاص عام کی غرض سے فی شیشی ایک روپیہ ۔ پانچ شیشی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک

طلاء واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں کی بگاڑ کر سخت افسوس کر رہے ہیں اور بالکل نامرد ہو گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتے کے اندر دوامی صحت حاصل کر لیں۔ قیمت فی شیشی ۔ علاوہ محصولڈاک

پتہ

وید شاستری منی شنکر گووند جی جامنگر کاٹھیاواڑ

کتب خانہ فاروقی ریاست ٹونک کی نایاب کتابیں

تواریخ آئینہ تصوف حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے سلسلہ چشتیہ قادریہ کے خانوادوں کے تاریخی حالات کہ حضرت جناب مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قادری نقشبندی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی جستجو اور محنت سے اس کتاب میں جمع کیے ہیں اور زمانہ کی سلسلہ حقیقت اس سے معلوم ہو جائیگا۔ ایسی جامع کتاب اب تک کوئی موجود نہیں ہندوستان کی بڑی بڑی لائبریریوں میں اسکے متعدد نسخے پہنچ چکے ہیں آپ بھی اسکو منگائیے اور لطف اٹھائیے چھ سو صفحات پر شائع ہوئی ہے قیمت مع محصولڈاک بلا جلد ۔ مجلد ۔

قرابادین کوکبی و مجربات شوکتی اس کتاب کو نواب بہادر رئیس بھوپال نے تالیف کیا ہے اس میں نہایت عمدہ یونانی و دیسی مجرب نسخہ جات درج ہیں جو حضرت کی تندرستی اور صحت کو عزیز رکھتے ہیں انکو لازم ہے کہ یہ کتاب ضرور اپنے پاس رکھیں ۔ آٹھ سو صفحے سفید ولایتی کاغذ پر نہایت عمدہ چھپی ہے قیمت مع محصولڈاک ہے

ہفت خوان شوکت مشہور داستان لذیذ بنگالے کی کتاب ہے اسمیں انکو تنگی ہو کر دو جلدیں کی گئی ہیں اور ہر جلد پانچ سو صفحے میں چار بار طبع ہو چکی ہے قیمت ہر

تحفۂ رضوی دنیائے ادب میں بہت کم ایسے حضرات ہونگے جو عالیجناب خلد آشیان نواب سید محمد کلب علی خانصاحب بہادر ناظم فردوس مکان سابق فرمانروائے رامپور نور اللہ مرقدہ کی شہرۂ زبانی اور سحر بیانی سے ناواقف ہوں تحفۂ رضوی آپکے کلام بلاغت نظام سے وہ انتخاب ہے جسکا تعلق صرف مناقب اہلبیت کرام خصوصاً شہنشاہ شہداء امام العشاق سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہ التحیۃ والسلام کی ذات قدسی صفات سے ہے اور جسکو ملک ارضی حسن صابری جو واقف بزم اخبار و بدبۂ سکندری ریاست رامپور نے زندہ کیا ہے آفاق عالیجاہ نواب رضا علیخان صاحب بہادر یادگار کے نام نامی سے معنون کر کے نفیس کاغذ پر طبع کرایا ہے ۔ ممکن نہیں کہ آپ تحفۂ رضوی کے خریدار نہ ہوں۔ مرثیہ خوانوں کیلئے تبرک ہے قیمت ہر ملنے کا پتہ منیجر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور یوپی

مطبع حسنی ریاست ٹونک میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم باہتمام محمد فضل حسن صاحب مینیجر و مہتمم چھپا اور منشی محمد امیر حسن خانصاحب بری و منشی محمد صابر حسن خان فاروقی نے مشتہر کیا